

"ڈیجیٹل تعلیم کے فروغ اور اسلامی تصور تعلیم و تزکیہ کے درمیان ہم آہنگی کا تحقیقی جائزہ"

"A RESEARCH STUDY ON THE HARMONIZATION BETWEEN THE PROMOTION OF DIGITAL EDUCATION AND THE ISLAMIC CONCEPT OF EDUCATION AND TAZKIYAH"

Dr. Muswar Sikandar Makol

Assistant Professor Department of Basic Sciences & Related Studies, The University Of
Larkana. Airport Road, Larkana, Sindh

musawarsikandar@gmail.com

Orcid: 0000-0002-0074-5884

Sajjad Husain

PhD scholar, Department of Islamic studies. Superior University, Lahore.

Email: su94-phismw-f24-012@superior.edu.pk , sajadalihaider1272@gmail.com

Hafiz Muhammad Ahmad Quadri

PhD scholar, Department of Islamic studies. Superior University, Lahore.

Email: su94-phismw-f24-010@superior.edu.pk , ahmedklassan@gmail.com

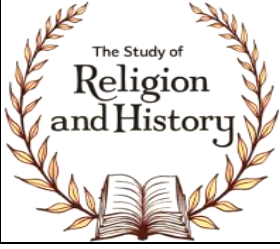
Abstract

This research article explores the intersection between digital education and the Islamic concept of ta'leem (education) and tazkiyah (self-purification and moral development). In contemporary times, the rapid advancement of digital technology has transformed educational practices globally, providing unprecedented access to information, online learning platforms, and virtual classrooms. While these innovations enhance knowledge dissemination and facilitate learning, they often lack the ethical, spiritual, and moral dimensions emphasized in Islamic pedagogy. The Islamic educational framework views knowledge as a holistic process that integrates intellectual growth, ethical development, and spiritual refinement. Its primary objective is the cultivation of a balanced personality, wherein the learner not only acquires academic skills but also nurtures moral responsibility, integrity, and social consciousness.

Through comparative analysis, this study highlights the strengths and limitations of both traditional Islamic educational models and modern digital systems. Traditional Islamic education emphasizes direct teacher-student engagement, character formation, and practical application of knowledge, whereas digital education prioritizes accessibility, efficiency, and global outreach. Despite these differences, the research argues that both systems are complementary rather than contradictory. By integrating Islamic ethical principles, moral training, and spiritual guidance into digital platforms, educational institutions can create a hybrid model that ensures comprehensive learning. Such integration fosters intellectual development alongside ethical and spiritual growth, preparing students to apply their knowledge responsibly in personal, social, and professional contexts.

The study concludes that for Muslim societies, aligning digital education with Islamic educational principles is essential to maintain the holistic objectives of learning. A blended approach, combining modern technological advantages with ethical, spiritual, and character-building components, can produce learners who are knowledgeable, morally conscious, and socially responsible. This framework ensures that digital education fulfills not only academic goals but also contributes meaningfully to personal development and societal well-being.

Keywords: Digital education, Islamic education, ta'leem, tazkiyah, blended learning, moral development, educational technology, Muslim societies.



THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4 No.1 2026

ISSN P : 3006-3329

ISSN E : 3006-3337

عصر حاضر میں انسانی معاشرہ ایک تیز رفتار علمی و تکنیکی انقلاب سے گزر رہا ہے جس میں تعلیم کے ذرائع، اسالیب اور مقاصد میں نمایاں تبدیلیاں واقع ہوئی ہیں۔ بالخصوص انفارمیشن ٹیکنالوجی اور انٹرنیٹ کی ترقی نے تعلیم کے روایتی ڈھانچے کو ایک نئے مرحلے میں داخل کر دیا ہے۔ اب علم صرف روایتی درسگاہوں اور کتب خانوں تک محدود نہیں رہا بلکہ ڈیجیٹل ذرائع کے ذریعے دنیا کے کسی بھی حصے میں باسانی دستیاب ہے۔ آن لائن کلاسز، ای لرننگ پلیٹ فارمز، ورچوئل لیکچرز اور ڈیجیٹل لائبریریز نے تعلیم کے طریقہ کار کو بنیادی طور پر تبدیل کر دیا ہے۔ اس صورت حال میں جدید تعلیمی نظام زیادہ تر ڈیجیٹل ذرائع پر انحصار کرنے لگا ہے اور یہی رجحان مستقبل میں مزید مضبوط ہوتا نظر آتا ہے۔¹

ڈیجیٹل تعلیم کی اس وسعت نے علم تک رسائی کو بے حد آسان بنا دیا ہے۔ طالب علم اب کسی مخصوص مقام یا وقت کے پابند نہیں رہے بلکہ دنیا کی بڑی جامعات، علمی جرائد اور تحقیقی مواد تک براہ راست رسائی حاصل کر سکتے ہیں۔ اس کے نتیجے میں علمی تبادلہ تیز ہوا ہے اور تعلیم کے مواقع میں وسعت پیدا ہوئی ہے۔ جدید تحقیق کے مطابق ڈیجیٹل ٹیکنالوجی نے تعلیم کے میدان میں نہ صرف تدریسی وسائل کو بڑھایا ہے بلکہ سیکھنے کے طریقوں میں بھی جدت پیدا کی ہے، جس سے طالب علم زیادہ فعال اور خود مختار انداز میں علم حاصل کر سکتے ہیں۔²

تاہم اس تیز رفتار ڈیجیٹل تبدیلی کے ساتھ کچھ اہم فکری اور تربیتی سوالات بھی پیدا ہوئے ہیں۔ جدید تعلیمی نظام زیادہ تر معلومات کی فراہمی اور مہارتوں کے فروغ پر توجہ دیتا ہے، لیکن انسانی شخصیت کی اخلاقی اور روحانی تعمیر اس کے بنیادی اہداف میں شامل نہیں ہوتی۔ اس کے برعکس اسلامی تصور تعلیم میں علم کا مقصد صرف معلومات حاصل کرنا نہیں بلکہ انسان کی ہمہ جہتی تربیت اور اس کے باطن کی اصلاح ہے۔ قرآن مجید میں تعلیم کے ساتھ تزکیہ کو ایک بنیادی مقصد قرار دیا گیا ہے، جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ﴾ یعنی اللہ تعالیٰ نے رسول کو اس لیے مبعوث فرمایا کہ وہ لوگوں کو آیات سنائیں، ان کا تزکیہ کریں اور انہیں کتاب و حکمت کی تعلیم دیں۔³ اس آیت سے واضح ہوتا ہے کہ اسلامی تعلیم میں تعلیم اور تزکیہ ایک دوسرے سے جدا نہیں بلکہ باہم مربوط عناصر ہیں۔

اسلامی علمی روایت میں تعلیم کو ہمیشہ اخلاقی اور روحانی تربیت کے ساتھ جوڑا گیا ہے۔ ابتدائی اسلامی مدارس میں استاد کا کردار صرف معلم کا نہیں بلکہ مربی کا بھی ہوتا تھا جو طلبہ کی علمی ترقی کے ساتھ ساتھ ان کی شخصیت سازی اور اخلاقی تربیت پر بھی توجہ دیتا تھا۔ چنانچہ اسلامی مفکرین نے علم کے مقصد کو انسانی شخصیت کی اصلاح اور معاشرتی بھلائی کے ساتھ وابستہ کیا ہے۔ معروف مسلم مفکر سید محمد نقیب العطاس کے مطابق اسلامی تعلیم کا بنیادی مقصد ایسے متوازن انسان کی تشکیل ہے جو علم، اخلاق اور ذمہ داری کے شعور سے آراستہ ہو۔⁴

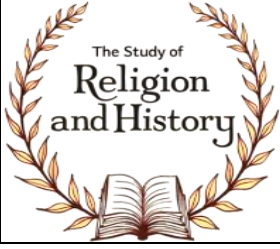
اسی تناظر میں جب ڈیجیٹل تعلیم کے بڑھتے ہوئے رجحان کو دیکھا جاتا ہے تو یہ سوال سامنے آتا ہے کہ آیا جدید ٹیکنالوجی پر مبنی تعلیمی نظام انسانی تربیت اور تزکیہ کے ان مقاصد کو پورا کر سکتا ہے جو اسلامی تصور تعلیم کا بنیادی حصہ ہیں یا نہیں۔ اگرچہ ڈیجیٹل ذرائع علم کی ترسیل کو آسان اور تیز بنادیتے ہیں، لیکن یہ نظام اکثر براہ راست انسانی

¹ - Tony Bates, Teaching in a Digital Age: Guidelines for Designing Teaching and Learning (Vancouver: BCcampus, 2015), 45.

² - Mark Nichols, E-Learning in Context (London: Routledge, 2008), 27.

³ - القرآن، سورۃ الحجۃ 2: 62،

⁴ - Michael Moore and Greg Kearsley, Distance Education: A Systems View of Online Learning (Boston: Wadsworth, 2011), 97.



THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4 No.1 2026

ISSN P : 3006-3329

ISSN E : 3006-3337

تعلیم، اخلاقی رہنمائی اور روحانی تربیت کے عناصر سے محروم ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے بعض ماہرین تعلیم کے نزدیک ڈیجیٹل تعلیم کے ساتھ ایک قدرتی اور اخلاقی فریم ورک کی ضرورت ہے تاکہ تعلیم صرف معلومات کی منتقلی تک محدود نہ رہ جائے بلکہ انسانی کردار سازی میں بھی مؤثر کردار ادا کر سکے۔⁵ حقیقت یہ ہے کہ ٹیکنالوجی بذات خود نہ مثبت ہے نہ منفی، بلکہ اس کا اثر اس بات پر منحصر ہوتا ہے کہ اسے کس مقصد کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ اگر ڈیجیٹل ذرائع کو اسلامی تعلیمی اصولوں کے تابع کر دیا جائے تو یہی ٹیکنالوجی علم کے فروغ، دینی تعلیم کی اشاعت اور اخلاقی تربیت کے لیے نہایت مؤثر وسیلہ بن سکتی ہے۔ آج متعدد اسلامی تعلیمی ادارے اور علمی پلیٹ فارمز ڈیجیٹل میڈیا کے ذریعے قرآن، حدیث، فقہ اور اسلامی اخلاقیات کی تعلیم کو دنیا بھر کے طلبہ تک پہنچا رہے ہیں، جو اس بات کا ثبوت ہے کہ جدید ٹیکنالوجی اور اسلامی تعلیم کے درمیان ہم آہنگی ممکن ہے۔

لہذا عصر حاضر کے تعلیمی مباحث میں یہ امر نہایت اہم ہے کہ ڈیجیٹل تعلیم کے بڑھتے ہوئے نظام کو اسلامی تصور تعلیم و تزکیہ کے تناظر میں سمجھا جائے۔ اس تناظر میں یہ سوال مرکزی حیثیت اختیار کرتا ہے کہ جدید ڈیجیٹل تعلیمی ماحول میں علمی ترقی کے ساتھ اخلاقی اور روحانی تربیت کو کس طرح برقرار رکھا جاسکتا ہے۔ اسی فکری پس منظر میں ڈیجیٹل تعلیم اور اسلامی تصور تعلیم و تزکیہ کے باہمی تعلق کا مطالعہ نہ صرف تعلیمی بلکہ تہذیبی و فکری اعتبار سے بھی خاص اہمیت رکھتا ہے۔

جدید ڈیجیٹل تعلیمی نظام کا تعارف

انسانی تاریخ میں تعلیم کے ذرائع اور طریقہ تدریس وقت کے ساتھ مسلسل تبدیل ہوتے رہے ہیں۔ ابتدا میں علم کی ترسیل زبانی روایت اور بالمشافہ تعلیم کے ذریعے ہوتی تھی، بعد ازاں تحریر، کتابت اور طباعت کی ترقی نے تعلیمی عمل کو نئی جہت عطا کی۔ تاہم اکیسویں صدی میں انفارمیشن ٹیکنالوجی اور انٹرنیٹ کی تیز رفتار ترقی نے تعلیم کے میدان میں ایک نئی صورت حال پیدا کر دی ہے جسے عموماً ڈیجیٹل تعلیم یا ای لرننگ (E-Learning) کہا جاتا ہے۔ اس نظام میں کمپیوٹر، انٹرنیٹ، موبائل ایپلی کیشنز، آن لائن پلیٹ فارمز اور ڈیجیٹل مواد کے ذریعے علم کی ترسیل اور تدریس کا عمل انجام دیا جاتا ہے۔⁶

ڈیجیٹل تعلیمی نظام کی بنیادی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں تعلیم روایتی کلاس روم تک محدود نہیں رہتی بلکہ آن لائن ماحول میں منتقل ہو جاتی ہے۔ طلبہ انٹرنیٹ کے ذریعے لیکچرز سن سکتے ہیں، اسائنمنٹس جمع کر سکتے ہیں اور اساتذہ سے براہ راست یا غیر براہ راست رابطہ قائم کر سکتے ہیں۔ اسی طرح ویڈیو کانفرنسنگ، ورچوئل کلاس رومز اور لرننگ مینجمنٹ سسٹمز (Learning Management Systems) جیسے جدید ذرائع نے تدریسی عمل کو زیادہ منظم اور وسیع بنادیا ہے۔ اس کے نتیجے میں تعلیم ایک عالمی سرگرمی بن چکی ہے جس میں جغرافیائی حدود کی اہمیت کم ہو گئی ہے۔⁷

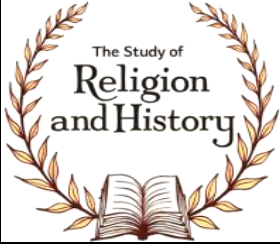
ڈیجیٹل تعلیم کی ایک نمایاں صورت آن لائن تعلیمی پلیٹ فارمز ہیں جن کے ذریعے دنیا کی بڑی جامعات اور تعلیمی ادارے اپنے کورسز عالمی سطح پر فراہم کرتے ہیں۔ ان پلیٹ فارمز کے ذریعے ہزاروں طلبہ ایک ہی وقت میں کسی لیکچر یا کورس میں شریک ہو سکتے ہیں۔ اسی طرح ڈیجیٹل لائبریریز اور اوپن ایکسس جرائد نے تحقیق کے میدان میں بھی غیر معمولی سہولت فراہم کی ہے۔ اب محققین دنیا کے مختلف علمی مراکز میں موجود تحقیقی مواد تک چند لمحوں میں رسائی حاصل کر سکتے ہیں، جس سے علمی تبادلہ اور تحقیق کی رفتار میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔⁸

⁵ - Gary E. Miller, Leading the E-Learning Transformation of Higher Education (Sterling: Stylus Publishing, 2014), 41.

⁶ - Tony Bates, Teaching in a Digital Age: Guidelines for Designing Teaching and Learning (Vancouver: BCCampus, 2015), 63.

⁷ - William Horton, E-Learning by Design (San Francisco: Pfeiffer, 2012), 8.

⁸ - Diana Laurillard, Teaching as a Design Science: Building Pedagogical Patterns for Learning and Technology (New York: Routledge, 2012), 54.



THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4 No.1 2026

ISSN P : 3006-3329

ISSN E : 3006-3337

علاوہ ازیں، ڈیجیٹل ٹیکنالوجی نے تدریس کے اسلوب میں بھی اہم تبدیلیاں پیدا کی ہیں۔ روایتی تعلیمی نظام میں استاد علم کا بنیادی ماخذ سمجھا جاتا تھا اور طلبہ زیادہ تر سامع کے طور پر تعلیم حاصل کرتے تھے۔ لیکن جدید ڈیجیٹل نظام میں طلبہ زیادہ فعال کردار ادا کرتے ہیں اور انہیں خود تحقیق، تجزیہ اور مطالعہ کے مواقع حاصل ہوتے ہیں۔ اس عمل کو بعض ماہرین تعلیم Self-Directed Learning یا Student-Centered Learning سے تعبیر کرتے ہیں، جس میں طالب علم اپنی رفتار اور دلچسپی کے مطابق سیکھنے کے عمل کو آگے بڑھاتا ہے۔⁹

ڈیجیٹل تعلیم کی ایک اور اہم خصوصیت لچک (Flexibility) ہے۔ اس نظام میں وقت اور مقام کی پابندی کم ہو جاتی ہے، جس کے باعث وہ افراد بھی تعلیم حاصل کر سکتے ہیں جو کسی وجہ سے روایتی تعلیمی اداروں میں شرکت نہیں کر سکتے۔ اسی وجہ سے فصلاتی تعلیم (Distance Education) کے میدان میں ڈیجیٹل ذرائع نے ایک انقلاب برپا کر دیا ہے۔ مختلف ممالک کی جامعات اب آن لائن پروگرامز کے ذریعے لاکھوں طلبہ کو تعلیم فراہم کر رہی ہیں۔ اس طرح تعلیم کی رسائی میں اضافہ ہوا ہے اور معاشرے کے مختلف طبقات کو تعلیمی مواقع میسر آئے ہیں۔¹⁰

اگرچہ ڈیجیٹل تعلیمی نظام نے تعلیم کے میدان میں متعدد سہولتیں فراہم کی ہیں، لیکن اس کے ساتھ بعض فکری اور عملی مسائل بھی زیر بحث آئے ہیں۔ مثال کے طور پر بعض ماہرین تعلیم کے مطابق ڈیجیٹل ماحول میں استاد اور شاگرد کے درمیان وہ براہ راست تعامل کم ہو جاتا ہے جو روایتی تعلیم کا بنیادی عنصر تھا۔ اس کے نتیجے میں تربیتی اور اخلاقی رہنمائی کے مواقع محدود ہو سکتے ہیں۔ مزید یہ کہ ڈیجیٹل ذرائع میں معلومات کی کثرت بعض اوقات طالب علم کے لیے انتخاب اور تنقیدی مطالعہ کے مسائل بھی پیدا کر دیتی ہے۔

تاہم ان چیلنجز کے باوجود یہ حقیقت واضح ہے کہ ڈیجیٹل تعلیم جدید دنیا کی ایک مضبوط حقیقت بن چکی ہے اور مستقبل کا تعلیمی نظام بڑی حد تک اسی پر منحصر نظر آتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا بھر کے تعلیمی ادارے اپنے نصاب اور تدریسی طریقوں کو ڈیجیٹل ماحول کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس تناظر میں ضروری ہے کہ ڈیجیٹل تعلیم کے اس نئے نظام کو مختلف تہذیبی اور فکری تناظرات میں سمجھا جائے تاکہ اس کے مثبت پہلوؤں سے فائدہ اٹھایا جاسکے اور ممکنہ مسائل کا مناسب حل تلاش کیا جاسکے۔

اسی پس منظر میں مسلم معاشروں کے لیے یہ سوال خاص اہمیت اختیار کرتا ہے کہ جدید ڈیجیٹل تعلیمی نظام کو کس طرح ایسے تعلیمی ماڈل میں تبدیل کیا جائے جو اسلامی تعلیمات کے اخلاقی اور تربیتی اصولوں کے ساتھ ہم آہنگ ہو۔ چنانچہ ڈیجیٹل تعلیم کے تعارف اور اس کے بنیادی ڈھانچے کو سمجھنا اس بحث کا پہلا مرحلہ ہے جس کے بعد اس کے اثرات اور اسلامی تصور تعلیم کے ساتھ اس کے تعلق کا زیادہ واضح تجزیہ کیا جاسکتا ہے۔

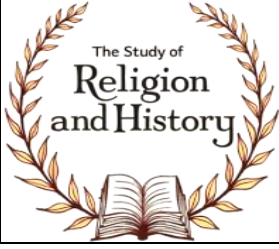
ڈیجیٹل تعلیم کے علمی فوائد

عصر حاضر میں ڈیجیٹل ٹیکنالوجی نے تعلیم کے میدان میں نمایاں تبدیلیاں پیدا کی ہیں اور علمی سرگرمیوں کو ایک نئے مرحلے میں داخل کر دیا ہے۔ جدید تعلیمی نظام میں کمپیوٹر، انٹرنیٹ، ڈیجیٹل لائبریریز اور آن لائن پلیٹ فارمز نے نہ صرف علم کے حصول کو آسان بنایا ہے بلکہ تدریس اور تحقیق کے طریقہ کار میں بھی بنیادی تبدیلیاں پیدا کی ہیں۔ اس تناظر میں ڈیجیٹل تعلیم کے متعدد علمی فوائد سامنے آتے ہیں جو جدید تعلیمی نظام کی موثریت اور وسعت کو واضح کرتے ہیں۔¹¹

⁹ - Michael Moore and Greg Kearsley, Distance Education: A Systems View of Online Learning (Boston: Wadsworth, 2011), 97.

¹⁰ - Gary E. Miller, Leading the E-Learning Transformation of Higher Education (Sterling: Stylus Publishing, 2014), 41.

¹¹ - Tony Bates, Teaching in a Digital Age: Guidelines for Designing Teaching and Learning (Vancouver: BCcampus, 2015), 85.



THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4 No.1 2026

ISSN P : 3006-3329

ISSN E : 3006-3337

ڈیجیٹل تعلیم کا سب سے نمایاں فائدہ علم تک آسان اور فوری رسائی ہے۔ روایتی تعلیمی نظام میں کسی خاص موضوع پر تحقیق کے لیے کتب خانوں، جرائد اور مختلف علمی مراکز تک رسائی ضروری ہوتی تھی، جو اکثر وقت طلب اور مشکل عمل تھا۔ لیکن اب ڈیجیٹل ٹیکنالوجی کی بدولت علمی مواد چند لمحوں میں دستیاب ہو جاتا ہے۔ مختلف ڈیجیٹل لائبریریوں، اوپن ایکس جرائد اور آن لائن ڈیٹابیس کے ذریعے طلبہ اور محققین دنیا بھر کے علمی ذخیرے سے استفادہ کر سکتے ہیں۔ اس سہولت نے تحقیق کے عمل کو تیز اور زیادہ مؤثر بنادیا ہے۔¹²

اسی طرح ڈیجیٹل تعلیم نے عالمی علمی روابط کو بھی مضبوط کیا ہے۔ انٹرنیٹ کے ذریعے مختلف ممالک کے اساتذہ، محققین اور طلبہ ایک دوسرے کے ساتھ علمی تبادلہ کر سکتے ہیں۔ آن لائن سیمینارز، ویڈیوز اور بین الاقوامی کورسز کے ذریعے علم کا دائرہ صرف ایک ادارے یا ملک تک محدود نہیں رہتا بلکہ عالمی سطح پر پھیل جاتا ہے۔ اس کے نتیجے میں مختلف تہذیبوں اور علمی روایات کے درمیان مکالمہ اور تعاون کے نئے مواقع پیدا ہوئے ہیں۔ جدید ماہرین تعلیم کے مطابق ڈیجیٹل ٹیکنالوجی نے تعلیمی عمل کو ایک عالمی نیٹ ورک میں تبدیل کر دیا ہے جہاں علم کی تخلیق اور ترسیل مشترکہ طور پر انجام پاتی ہے۔¹³

ڈیجیٹل تعلیم کا ایک اہم فائدہ ذاتی نوعیت کی تعلیم (Personalized Learning) بھی ہے۔ روایتی کلاس روم میں تمام طلبہ کو ایک ہی رفتار اور طریقہ تدریس کے مطابق تعلیم دی جاتی ہے، لیکن ڈیجیٹل پلیٹ فارمز طالب علم کو اپنی رفتار اور ضرورت کے مطابق سیکھنے کا موقع فراہم کرتے ہیں۔ آن لائن کورسز، ریکارڈ شدہ لیکچرز اور انٹرایکٹو مواد کے ذریعے طلبہ اپنی سہولت کے مطابق تعلیم حاصل کر سکتے ہیں اور مشکل موضوعات کو بار بار دہرا سکتے ہیں۔ اس طرح سیکھنے کا عمل زیادہ مؤثر اور طالب علم کی انفرادی صلاحیتوں کے مطابق ہو جاتا ہے۔¹⁴

اس کے علاوہ ڈیجیٹل تعلیم نے تدریسی وسائل کی تنوع اور جدت کو بھی فروغ دیا ہے۔ جدید تعلیمی پلیٹ فارمز پر ویڈیوز، انٹرایکٹو گرافکس، سیمولیشنز اور ملٹی میڈیا مواد استعمال کیا جاتا ہے جو پیچیدہ موضوعات کو زیادہ آسان اور قابل فہم بنادیتا ہے۔ مثال کے طور پر سائنسی اور تکنیکی مضامین میں ورچوئل لیبارٹریز اور سیمولیشنز کے ذریعے ایسے تجربات دکھائے جاسکتے ہیں جو روایتی کلاس روم میں ممکن نہیں ہوتے۔ اس طرح ڈیجیٹل ذرائع تدریس کے عمل کو زیادہ مؤثر اور دلچسپ بنادیتے ہیں۔¹⁵

ڈیجیٹل تعلیم کا ایک اور اہم فائدہ تعلیمی مواقع میں وسعت ہے۔ اس نظام کی بدولت وہ افراد بھی تعلیم حاصل کر سکتے ہیں جو جغرافیائی فاصلے، معاشی مشکلات یا دیگر وجوہات کی بنا پر روایتی تعلیمی اداروں تک رسائی حاصل نہیں کر سکتے تھے۔ فاصلاتی تعلیم اور آن لائن پروگرامز کے ذریعے لاکھوں طلبہ گھر بیٹھے اعلیٰ تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ اس طرح ڈیجیٹل ٹیکنالوجی نے تعلیم کو زیادہ جمہوری اور قابل رسائی بنادیا ہے۔

تحقیق کے میدان میں بھی ڈیجیٹل ذرائع نے نمایاں سہولت فراہم کی ہے۔ مختلف سافٹ ویئر اور آن لائن ٹولز کے ذریعے محققین ڈیٹا کا تجزیہ، حوالہ جات کی ترتیب اور علمی مواد کی تنظیم زیادہ آسانی سے کر سکتے ہیں۔ اسی طرح ڈیجیٹل کیونیکیشن کے ذرائع نے بین الاقوامی تحقیقی تعاون کو فروغ دیا ہے جس کے نتیجے میں مشترکہ تحقیقی منصوبے اور علمی مکالمہ زیادہ مؤثر ہو گیا ہے۔

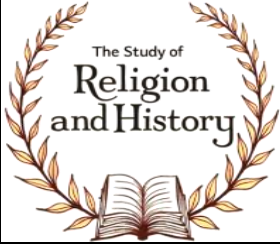
ان تمام پہلوؤں سے واضح ہوتا ہے کہ ڈیجیٹل تعلیم نے جدید تعلیمی نظام کو زیادہ وسیع، چکدار اور مؤثر بنادیا ہے۔ علم تک رسائی کی آسانی، عالمی علمی روابط، ذاتی نوعیت کی تعلیم اور جدید تدریسی وسائل اس نظام کے اہم فوائد ہیں جو تعلیمی ترقی میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔ تاہم ان فوائد کے ساتھ یہ امر بھی ضروری ہے کہ ڈیجیٹل تعلیم کو

¹² - John Seely Brown and Richard P. Adler, "Minds on Fire: Open Education, the Long Tail, and Learning 2.0," Educause Review 43, no. 1 (2008): 18.

¹³ - Diana Laurillard, Teaching as a Design Science: Building Pedagogical Patterns for Learning and Technology (New York: Routledge, 2012), 74.

¹⁴ - Michael Moore and Greg Kearsley, Distance Education: A Systems View of Online Learning (Boston: Wadsworth, 2011), 112.

¹⁵ - William Horton, E-Learning by Design (San Francisco: Pfeiffer, 2012), 145.



THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4 No.1 2026

ISSN P : 3006-3329

ISSN E : 3006-3337

ایسے تعلیمی اصولوں کے ساتھ مربوط کیا جائے جو انسانی شخصیت کی ہمہ جہتی تعمیر کو یقینی بناسکیں۔ اسی صورت میں جدید ٹیکنالوجی کا استعمال حقیقی معنوں میں تعلیمی ترقی اور انسانی فلاح کے لیے مؤثر ثابت ہو سکتا ہے۔

ڈیجیٹل ماحول کے تربیتی و اخلاقی اثرات

ڈیجیٹل ٹیکنالوجی نے جہاں تعلیم کے میدان میں بے شمار سہولتیں فراہم کی ہیں وہاں اس کے بعض تربیتی اور اخلاقی اثرات بھی زیر بحث آئے ہیں۔ جدید تعلیمی نظام میں آن لائن پلیٹ فارمز، ورچوئل کلاس رومز اور ڈیجیٹل مواد کا بڑھتا ہوا استعمال تدریسی عمل کو زیادہ تیز اور وسیع بنا رہا ہے، لیکن اس کے ساتھ ساتھ انسانی تربیت، اخلاقی نگرانی اور استاد و شاگرد کے تعلق جیسے اہم عناصر میں نمایاں تبدیلیاں بھی پیدا ہو رہی ہیں۔ اس لیے جدید تعلیمی مباحث میں یہ سوال اہمیت اختیار کر گیا ہے کہ ڈیجیٹل ماحول تعلیمی عمل کے اخلاقی اور تربیتی پہلوؤں کو کس حد تک متاثر کرتا ہے۔¹⁶

روایتی تعلیمی نظام میں استاد اور شاگرد کے درمیان براہ راست تعامل (Direct Interaction) ایک بنیادی عنصر سمجھا جاتا تھا۔ کلاس روم میں استاد نہ صرف علمی رہنمائی فراہم کرتا تھا بلکہ طلبہ کی اخلاقی تربیت اور شخصی نشوونما میں بھی اہم کردار ادا کرتا تھا۔ لیکن ڈیجیٹل تعلیم میں یہ تعلق بڑی حد تک ورچوئل ہو جاتا ہے، جس کے باعث استاد کی نگرانی اور تربیتی اثرات نسبتاً محدود ہو سکتے ہیں۔ بعض ماہرین تعلیم کے مطابق آن لائن ماحول میں استاد کی موجودگی اگرچہ علمی رہنمائی فراہم کرتی ہے، لیکن وہ تربیتی تعلق پیدا نہیں کر پاتی جو بالمشافہ تدریس میں ممکن ہوتا ہے۔¹⁷

ڈیجیٹل ماحول کا ایک اور اہم اثر تعلیمی فضا کے غیر شخصی (Impersonal) ہونے کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔ آن لائن کلاسز میں طلبہ اکثر اسکرین کے ذریعے تعلیم حاصل کرتے ہیں اور ان کا باہمی تعامل محدود ہو جاتا ہے۔ اس کے نتیجے میں اجتماعی تعلیمی تجربہ کمزور ہو سکتا ہے جو روایتی درسگاہوں میں سماجی اور اخلاقی تربیت کا ایک اہم ذریعہ ہوتا تھا۔ تعلیمی ماہرین کے مطابق سیکھنے کا عمل صرف معلومات کے حصول تک محدود نہیں ہوتا بلکہ اس میں سماجی روابط، مکالمہ اور باہمی تعامل بھی اہم کردار ادا کرتے ہیں۔¹⁸

اسی طرح ڈیجیٹل ذرائع میں معلومات کی کثرت بھی ایک اہم مسئلہ بن سکتی ہے۔ انٹرنیٹ پر بے شمار علمی اور غیر علمی مواد دستیاب ہے جس میں مستند اور غیر مستند معلومات کا امتیاز ہمیشہ آسان نہیں ہوتا۔ اس صورت حال میں طلبہ کو تنقیدی مطالعہ (Critical Thinking) اور علمی انتخاب کی مہارتوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر مناسب رہنمائی نہ ہو تو معلومات کی یہ کثرت بعض اوقات علمی انتشار اور فکری الجھن کا سبب بھی بن سکتی ہے۔¹⁹

اخلاقی اعتبار سے بھی ڈیجیٹل ماحول بعض چیلنجز پیدا کرتا ہے۔ مثال کے طور پر انٹرنیٹ کے ذریعے طلبہ کو ایسے مواد تک بھی رسائی حاصل ہو سکتی ہے جو تعلیمی یا اخلاقی لحاظ سے مناسب نہ ہو۔ اسی طرح آن لائن تعلیم میں نقل (Plagiarism)، غیر ذمہ دارانہ علمی استعمال اور ڈیجیٹل اخلاقیات کے مسائل بھی زیر بحث آتے ہیں۔ اس لیے جدید تعلیمی نظام میں Digital Ethics یا ڈیجیٹل اخلاقیات کی تعلیم کو ایک اہم ضرورت قرار دیا جا رہا ہے تاکہ طلبہ ٹیکنالوجی کو ذمہ داری اور دیانت داری کے ساتھ استعمال کر سکیں۔²⁰

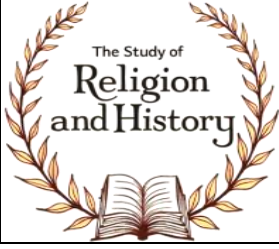
¹⁶ - Tony Bates, Teaching in a Digital Age: Guidelines for Designing Teaching and Learning (Vancouver: BCcampus, 2015), 102.

¹⁷ - Michael Moore and Greg Kearsley, Distance Education: A Systems View of Online Learning (Boston: Wadsworth, 2011), 146.

¹⁸ - Diana Laurillard, Teaching as a Design Science: Building Pedagogical Patterns for Learning and Technology (New York: Routledge, 2012), 91.

¹⁹ - Neil Selwyn, Education and Technology: Key Issues and Debates (London: Bloomsbury Academic, 2016), 57.

²⁰ - William Horton, E-Learning by Design (San Francisco: Pfeiffer, 2012), 212.



THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4 No.1 2026

ISSN P : 3006-3329

ISSN E : 3006-3337

مزید بر آں، ڈیجیٹل تعلیم کے مسلسل استعمال سے بعض نفسیاتی اور سماجی اثرات بھی سامنے آئے ہیں۔ طویل وقت تک اسکرین کے سامنے رہنا، سماجی تنہائی اور حقیقی انسانی تعامل میں کمی بعض طلبہ کی تعلیمی اور نفسیاتی کیفیت کو متاثر کر سکتی ہے۔ تعلیمی ماہرین اس بات پر زور دیتے ہیں کہ ڈیجیٹل تعلیم کو مکمل طور پر روایتی تعلیم کا متبادل بنانے کے بجائے اسے ایک معاون ذریعہ کے طور پر استعمال کیا جائے تاکہ انسانی تعلقات اور تربیتی عناصر برقرار رہ سکیں۔

ان تمام پہلوؤں سے یہ واضح ہوتا ہے کہ ڈیجیٹل ماحول صرف ایک تکنیکی تبدیلی نہیں بلکہ ایک ایسا تعلیمی و سماجی ماحول ہے جو طلبہ کی فکری اور اخلاقی تشکیل کو بھی متاثر کر سکتا ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ جدید تعلیمی نظام میں ٹیکنالوجی کے استعمال کے ساتھ تربیتی اور اخلاقی اصولوں کو بھی شامل کیا جائے۔ اگر ڈیجیٹل تعلیم کو مناسب رہنمائی، اخلاقی تربیت اور تعلیمی نگرانی کے ساتھ مربوط کر دیا جائے تو اس کے منفی اثرات کو کم کیا جاسکتا ہے اور اس کے مثبت فوائد سے زیادہ مؤثر طور پر استفادہ کیا جاسکتا ہے۔

اسی پس منظر میں مسلم معاشروں کے لیے یہ مسئلہ مزید اہم ہو جاتا ہے، کیونکہ اسلامی تعلیم میں اخلاقی تربیت اور تزکیہ نفس کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ لہذا ڈیجیٹل تعلیمی ماحول کے اثرات کا جائزہ لیتے وقت یہ دیکھنا ضروری ہے کہ اس نظام کو کس طرح ایسے تعلیمی اصولوں کے ساتھ ہم آہنگ کیا جاسکتا ہے جو علمی ترقی کے ساتھ اخلاقی اور روحانی تربیت کو بھی یقینی بنائیں۔ یہی وہ پہلو ہے جو جدید تعلیمی مباحث میں ڈیجیٹل تعلیم اور اسلامی تصور تعلیم کے درمیان تعلق کو سمجھنے میں بنیادی اہمیت رکھتا ہے۔

اسلامی تصور تعلیم کی بنیادی خصوصیات

اسلامی تہذیب میں تعلیم کو انسانی زندگی کے سب سے اہم اور بنیادی عناصر میں شمار کیا گیا ہے۔ اسلام نے علم کو نہ صرف فرد کی ترقی کا ذریعہ قرار دیا بلکہ اسے معاشرتی اصلاح اور انسانی فلاح کا بنیادی وسیلہ بھی بنایا ہے۔ قرآن مجید اور سنت نبوی میں علم کی اہمیت بار بار بیان کی گئی ہے اور مسلمانوں کو علم حاصل کرنے کی ترغیب دی گئی ہے۔ اسی وجہ سے اسلامی تاریخ میں علم اور تعلیم کو ہمیشہ مرکزی حیثیت حاصل رہی ہے اور مسلم معاشروں نے علمی و فکری ترقی کے میدان میں نمایاں کردار ادا کیا ہے۔²¹

اسلامی تصور تعلیم کی پہلی اور بنیادی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں علم کو ایک مقدس ذمہ داری سمجھا جاتا ہے۔ قرآن مجید کی پہلی نازل ہونے والی وحی ہی علم کے حصول کی طرف رہنمائی کرتی ہے: ﴿اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ﴾ یعنی "پڑھو اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا"۔²² اس آیت سے واضح ہوتا ہے کہ اسلامی تعلیم کا آغاز ہی علم کے ساتھ ہوتا ہے اور اس علم کا تعلق انسان کے خالق اور اس کی معرفت کے ساتھ جوڑا جاتا ہے۔ اس طرح اسلامی تعلیم محض دنیاوی معلومات تک محدود نہیں بلکہ اس کا مقصد انسان کو حقیقت کائنات اور خالق کائنات کی معرفت تک پہنچانا ہے۔

اسلامی تصور تعلیم کی دوسری اہم خصوصیت علم اور عمل کا باہمی تعلق ہے۔ اسلام میں علم کو اس وقت تک مکمل نہیں سمجھا جاتا جب تک وہ عملی زندگی میں ظاہر نہ ہو۔ قرآن مجید میں متعدد مقامات پر ان لوگوں کی مذمت کی گئی ہے جو علم رکھتے ہوئے بھی اس پر عمل نہیں کرتے۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ اسلامی تعلیم کا مقصد صرف معلومات فراہم کرنا نہیں بلکہ ایسی شخصیت کی تشکیل کرنا ہے جو اپنے علم کو عمل میں تبدیل کر سکے۔ اسی لیے اسلامی علمی روایت میں علم کے ساتھ اخلاص، تقویٰ اور اخلاقی ذمہ داری کو بھی ضروری قرار دیا گیا ہے۔²³

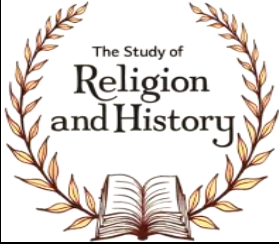
اسی طرح اسلامی تعلیم کی ایک اہم خصوصیت اخلاقی اور روحانی تربیت ہے۔ اسلامی تعلیم کا مقصد انسان کی ہمہ جہتی تربیت ہے جس میں عقل، روح اور کردار سب شامل ہوتے ہیں۔ قرآن مجید میں رسول اکرم ﷺ کی بعثت کے مقاصد بیان کرتے ہوئے فرمایا گیا: ﴿يَتْلُوا عَلَيْنَهُمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ﴾ یعنی وہ لوگوں کو اللہ کی آیات سناتے ہیں، ان کا تزکیہ کرتے ہیں اور انہیں کتاب و حکمت کی تعلیم دیتے ہیں۔²⁴ اس آیت سے واضح ہوتا ہے کہ تعلیم اور تزکیہ اسلامی تعلیم کے دو بنیادی ستون ہیں۔ اس لیے اسلامی تعلیمی نظام میں علم کے ساتھ کردار سازی اور اخلاقی تربیت کو بھی لازمی سمجھا جاتا ہے۔

²¹ - Franz Rosenthal, Knowledge Triumphant: The Concept of Knowledge in Medieval Islam (Leiden: Brill, 2007), 12.

²² - القرآن، سورة العلق 1:96.

²³ - ابو حامد الغزالی، إحياء علوم الدين (بيروت: دار المعرفة)، 1:16.

²⁴ - القرآن، سورة البقرة 2:129.



THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4 No.1 2026

ISSN P : 3006-3329

ISSN E : 3006-3337

اسلامی تصورِ تعلیم کی ایک اور نمایاں خصوصیت انسان کی متوازن شخصیت کی تشکیل ہے۔ اسلامی مفکرین کے نزدیک تعلیم کا مقصد ایسا انسان تیار کرنا ہے جو علمی طور پر باخبر، اخلاقی طور پر ذمہ دار اور روحانی طور پر متوازن ہو۔ معروف مسلم مفکر سید محمد نقوی العطاس کے مطابق اسلامی تعلیم کا اصل مقصد ”انسان صالح“ کی تشکیل ہے جو اپنے علم کو حق اور عدل کے قیام کے لیے استعمال کرے۔²⁵ اس نظریے کے مطابق تعلیم صرف پیشہ ورانہ مہارت پیدا کرنے کا ذریعہ نہیں بلکہ انسانی شخصیت کی تکمیل کا ایک جامع عمل ہے۔

اسی طرح اسلامی تعلیم میں استاد اور شاگرد کے تعلق کو بھی خاص اہمیت دی گئی ہے۔ اسلامی علمی روایت میں استاد کو محض معلومات فراہم کرنے والا نہیں بلکہ ایک مربی اور رہنما سمجھا جاتا ہے۔ استاد کی ذمہ داری یہ ہوتی ہے کہ وہ طلبہ کی علمی تربیت کے ساتھ ان کی اخلاقی اور روحانی نشوونما پر بھی توجہ دے۔ اسی وجہ سے کلاسیکی اسلامی مدارس میں استاد اور شاگرد کے درمیان گہرا تربیتی تعلق قائم ہوتا تھا جو تعلیمی عمل کو زیادہ مؤثر بناتا تھا۔

اسلامی تصورِ تعلیم کی ایک اور اہم خصوصیت علم کی جامعیت ہے۔ اسلام میں علم کو دینی اور دنیاوی خانوں میں محدود نہیں کیا گیا بلکہ ہر اس علم کو اہمیت دی گئی ہے جو انسان اور معاشرے کے لیے فائدہ مند ہو۔ مسلم تاریخ میں طب، ریاضی، فلسفہ، فلکیات اور دیگر علوم میں نمایاں ترقی اسی جامع تعلیمی تصور کا نتیجہ تھی۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ اسلامی تعلیم ایک ہمہ گیر نظام ہے جو انسانی زندگی کے تمام پہلوؤں کو محیط ہے۔

ان تمام خصوصیات سے واضح ہوتا ہے کہ اسلامی تصورِ تعلیم ایک ایسا جامع اور متوازن نظام ہے جس میں علم، عمل، اخلاق اور روحانیت باہم مربوط ہیں۔ اس نظام کا مقصد صرف معلومات فراہم کرنا نہیں بلکہ ایسی شخصیت کی تشکیل کرنا ہے جو علمی طور پر باخبر، اخلاقی طور پر ذمہ دار اور روحانی طور پر بیدار ہو۔ یہی وہ پہلو ہے جو اسلامی تعلیم کو محض تکنیکی یا معلوماتی تعلیم سے ممتاز بناتا ہے۔

عصر حاضر میں جب ڈیجیٹل تعلیم تیزی سے فروغ پا رہی ہے تو یہ ضروری ہو جاتا ہے کہ اس جدید تعلیمی نظام کو اسلامی تصورِ تعلیم کے بنیادی اصولوں کے ساتھ ہم آہنگ کیا جائے۔ اگر جدید ٹیکنالوجی کو ایسے تعلیمی اصولوں کے ساتھ مربوط کر دیا جائے جو علم کے ساتھ اخلاق اور تزکیہ کو بھی اہمیت دیتے ہوں تو ایک ایسا متوازن تعلیمی نظام تشکیل دیا جاسکتا ہے جو جدید تقاضوں کو پورا کرنے کے ساتھ ساتھ انسانی شخصیت کی حقیقی تعمیر بھی کر سکے۔

اسلامی نظام تزکیہ اور تعلیمی عمل

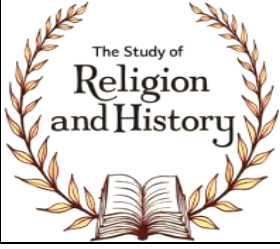
اسلامی تعلیم کے بنیادی مقاصد میں سے ایک اہم مقصد تزکیہ نفس ہے۔ اسلام میں تعلیم کو صرف علمی معلومات کے حصول تک محدود نہیں سمجھا گیا بلکہ اسے انسان کی اخلاقی، روحانی اور فکری اصلاح کا ذریعہ قرار دیا گیا ہے۔ اسی وجہ سے اسلامی تعلیمی فکر میں علم اور تزکیہ کو ایک دوسرے سے جدا نہیں کیا جاسکتا۔ قرآن مجید اور سنت نبوی میں متعدد مقامات پر اس حقیقت کو واضح کیا گیا ہے کہ تعلیم کا حقیقی مقصد انسان کے باطن کی اصلاح اور اس کے کردار کی تعمیر ہے۔²⁶

قرآن مجید میں رسول اکرم ﷺ کی بعثت کے مقاصد بیان کرتے ہوئے فرمایا گیا: ﴿هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ﴾ یعنی اللہ تعالیٰ نے ایک رسول مبعوث فرمایا جو لوگوں کو آیات سناتا ہے، ان کا تزکیہ کرتا ہے اور انہیں کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے۔²⁷ اس آیت

²⁵ - Syed Muhammad Naquib al-Attas, The Concept of Education in Islam (Kuala Lumpur: ISTAC, 1999), 15.

²⁶ - Franz Rosenthal, Knowledge Triumphant: The Concept of Knowledge in Medieval Islam (Leiden: Brill, 2007), 58.

²⁷ - القرآن، سورة الجمعة 62:2.



THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4 No.1 2026

ISSN P : 3006-3329

ISSN E : 3006-3337

سے واضح ہوتا ہے کہ اسلامی تعلیم میں تعلیم اور تزکیہ ایک دوسرے کے ساتھ مربوط ہیں۔ تعلیم کا مقصد صرف علم کی فراہمی نہیں بلکہ انسان کے باطن کو پاک کرنا اور اس کی شخصیت کو اخلاقی و روحانی طور پر بلند کرنا بھی ہے۔

تزکیہ نفس کے لغوی معنی پاکیزگی اور اصلاح کے ہیں، جبکہ اصطلاحی طور پر اس سے مراد انسان کے نفس کو برے اخلاق اور منفی رجحانات سے پاک کر کے اسے اعلیٰ اخلاق اور نیک صفات سے آراستہ کرنا ہے۔ اسلامی تعلیم کا بنیادی ہدف یہی ہے کہ انسان کے اندر ایسی اخلاقی اور روحانی صفات پیدا ہوں جو اسے اللہ تعالیٰ کے قریب کریں اور اسے معاشرے کے لیے مفید فرد بنائیں۔ معروف مسلم مفکر امام ابو حامد الغزالی کے نزدیک تعلیم کا اصل مقصد انسان کے باطن کی اصلاح اور اخلاقی تربیت ہے، کیونکہ علم اگر اخلاق اور تزکیہ کے بغیر ہو تو وہ انسان کے لیے فائدہ کے بجائے نقصان کا سبب بھی بن سکتا ہے۔²⁸

اسلامی تعلیمی روایت میں تزکیہ کے لیے مختلف تربیتی اصول اور طریقے بیان کیے گئے ہیں۔ ان میں سب سے اہم اصول اخلاص نیت ہے۔ اسلام میں علم حاصل کرنے کا مقصد محض دنیاوی مفادات یا شہرت حاصل کرنا نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور انسانیت کی خدمت ہونا چاہیے۔ اسی لیے اسلامی تعلیم میں طلبہ کو ابتدا ہی سے یہ تعلیم دی جاتی ہے کہ وہ علم کو ایک امانت اور ذمہ داری سمجھیں۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: "إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ" یعنی اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے۔²⁹ اس حدیث سے واضح ہوتا ہے کہ تعلیم کے عمل میں نیت کی درستگی بنیادی اہمیت رکھتی ہے۔

تزکیہ کے نظام میں اخلاقی تربیت بھی ایک بنیادی عنصر ہے۔ اسلامی تعلیم میں صدق، امانت، عدل، صبر اور تواضع جیسی صفات کو فروغ دینے پر خاص توجہ دی جاتی ہے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ طالب علم نہ صرف علمی طور پر باصلاحیت ہو بلکہ اخلاقی اعتبار سے بھی ایک ذمہ دار اور باکردار فرد بن سکے۔ اسلامی تاریخ میں مدارس اور علمی حلقوں میں اساتذہ اپنے شاگردوں کو علمی تعلیم کے ساتھ عملی اخلاقی تربیت بھی فراہم کرتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلامی علمی روایت میں استاد کا کردار محض معلم کا نہیں بلکہ مربی کا بھی ہوتا تھا۔

اسلامی نظام تزکیہ میں استاد کی شخصیت کو بھی خاص اہمیت حاصل ہے۔ استاد کو ایک ایسے رہنما کے طور پر دیکھا جاتا ہے جو اپنے کردار، علم اور اخلاق کے ذریعے طلبہ کے لیے نمونہ بنتا ہے۔ امام غزالی کے مطابق استاد کو چاہیے کہ وہ اپنے شاگردوں کے ساتھ شفقت اور خیر خواہی کا رویہ اختیار کرے اور انہیں صرف معلومات فراہم کرنے کے بجائے ان کی اخلاقی اصلاح پر بھی توجہ دے۔³⁰ اس طرح تعلیم ایک ایسا تربیتی عمل بن جاتا ہے جس میں استاد اور شاگرد دونوں روحانی اور اخلاقی ترقی کے سفر میں شریک ہوتے ہیں۔

تزکیہ کے نظام میں علم اور عمل کا تعلق بھی بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔ اسلامی تعلیم میں یہ تصور پایا جاتا ہے کہ حقیقی علم وہی ہے جو انسان کے عمل میں ظاہر ہو۔ اگر علم انسان کے کردار میں تبدیلی پیدا نہ کرے تو وہ علم اپنی اصل روح سے خالی ہو جاتا ہے۔ اسی وجہ سے اسلامی مفکرین نے ہمیشہ اس بات پر زور دیا ہے کہ علم کے ساتھ تقویٰ اور عمل کو بھی لازم سمجھا جائے۔

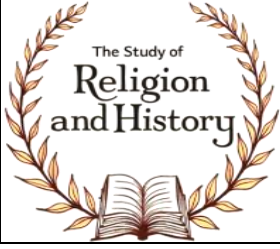
عصر حاضر میں جب تعلیم کا بڑا حصہ ڈیجیٹل ذرائع کے ذریعے منتقل ہو رہا ہے تو اسلامی نظام تزکیہ کے اصول مزید اہمیت اختیار کر جاتے ہیں۔ ڈیجیٹل تعلیم اگرچہ معلومات کی فراہمی میں موثر ہے، لیکن اس میں براہ راست تربیتی تعلق کمزور ہو سکتا ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ جدید تعلیمی نظام میں ایسے اصول اور طریقے شامل کیے جائیں جو طلبہ کی اخلاقی اور روحانی تربیت کو بھی یقینی بناسکیں۔

ان تمام مباحث سے واضح ہوتا ہے کہ اسلامی نظام تزکیہ تعلیمی عمل کا ایک لازمی جزو ہے۔ اس نظام کا مقصد انسان کے ظاہر اور باطن دونوں کی اصلاح ہے تاکہ وہ علمی طور پر باشعور اور اخلاقی طور پر ذمہ دار فرد بن سکے۔ اگر جدید تعلیمی نظام خصوصاً ڈیجیٹل تعلیم کو اس تربیتی تصور کے ساتھ ہم آہنگ کر دیا جائے تو ایک ایسا تعلیمی ماحول تشکیل دیا جاسکتا ہے جو علمی ترقی کے ساتھ انسانی کردار کی تعمیر میں بھی موثر کردار ادا کرے۔

28 - ابو حامد الغزالی، إحياء علوم الدين (بيروت: دار المعرفة)، 1:55۔

29 - محمد بن اسماعيل البخاري، صحيح البخاري، كتاب بدء الوحي، حديث: 1۔

30 - ابو حامد الغزالي، إحياء علوم الدين، 1:62۔



THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4 No.1 2026

ISSN P : 3006-3329

ISSN E : 3006-3337

روایتی اسلامی تعلیمی ماڈل اور ڈیجیٹل ماڈل کا تقابلی جائزہ

تعلیم کے میدان میں مختلف ادوار میں مختلف تعلیمی ماڈلز سامنے آتے رہے ہیں جنہوں نے اپنے زمانے کے تقاضوں کے مطابق علم کی ترسیل اور انسانی تربیت کے طریقوں کو متعین کیا۔ اسلامی تاریخ میں روایتی تعلیمی نظام، خصوصاً مدارس اور علمی حلقات، ایک ایسے ماڈل کی نمائندگی کرتے تھے جس میں علم، تربیت اور روحانیت باہم مربوط تھے۔ دوسری طرف عصر حاضر میں ڈیجیٹل ٹیکنالوجی کی ترقی نے ایک نئے تعلیمی ماڈل کو جنم دیا ہے جس میں آن لائن پلیٹ فارمز، ڈیجیٹل وسائل اور وچوئل کلاس رومز بنیادی کردار ادا کرتے ہیں۔ ان دونوں تعلیمی نظاموں کا تقابلی جائزہ اس بات کو سمجھنے میں مدد دیتا ہے کہ تعلیم کے مقاصد، ذرائع اور اثرات کس طرح مختلف ہو سکتے ہیں۔³¹

روایتی اسلامی تعلیمی نظام کی ایک بنیادی خصوصیت استاد اور شاگرد کے براہ راست تعلق پر مبنی ہونا تھا۔ اسلامی مدارس اور علمی حلقوں میں تعلیم بالمشافہ دی جاتی تھی اور استاد اپنے شاگردوں کی علمی و اخلاقی تربیت میں براہ راست کردار ادا کرتا تھا۔ اس تعلق میں صرف علمی معلومات کی منتقلی نہیں ہوتی تھی بلکہ شاگرد استاد کے اخلاق، طرز زندگی اور علمی روش سے بھی اثر قبول کرتے تھے۔ اسی وجہ سے اسلامی تعلیمی روایت میں استاد کو صرف معلم نہیں بلکہ مربی اور رہنما کا درجہ حاصل تھا۔³²

اس کے برعکس ڈیجیٹل تعلیمی ماڈل میں تدریس کا عمل زیادہ تر وچوئل یا آن لائن ماحول میں انجام پاتا ہے۔ طلبہ کمپیوٹر یا موبائل کے ذریعے لیکچرز سنتے ہیں، اسائنمنٹس جمع کراتے ہیں اور مختلف ڈیجیٹل ذرائع سے علم حاصل کرتے ہیں۔ اس نظام میں استاد اور شاگرد کے درمیان براہ راست تعلق کم ہو جاتا ہے اور تعلیم زیادہ تر تکنیکی ذرائع کے ذریعے منتقل ہوتی ہے۔ اس تبدیلی کے نتیجے میں علم کی رسائی تو وسیع ہو جاتی ہے، لیکن بعض اوقات تربیتی اور اخلاقی پہلو نہایت کمزور ہو سکتے ہیں۔³³

روایتی اسلامی تعلیمی ماڈل میں علم اور تزکیہ کا باہمی تعلق بنیادی اہمیت رکھتا تھا۔ اسلامی مدارس میں طلبہ کو نہ صرف قرآن، حدیث اور دیگر علوم کی تعلیم دی جاتی تھی بلکہ ان کی اخلاقی تربیت، روحانی اصلاح اور کردار سازی پر بھی خاص توجہ دی جاتی تھی۔ تعلیم کا مقصد ایک ایسی شخصیت کی تشکیل تھا جو علم، تقویٰ اور ذمہ داری کے شعور سے آراستہ ہو۔ اس کے مقابلے میں جدید ڈیجیٹل تعلیمی نظام زیادہ تر معلومات کی ترسیل اور پیشہ ورانہ مہارتوں کے فروغ پر توجہ دیتا ہے۔ اگرچہ اس نظام میں علمی وسائل کی فراوانی موجود ہے، لیکن اخلاقی اور روحانی تربیت اکثر اس کا بنیادی حصہ نہیں ہوتی۔³⁴

ایک اور اہم فرق تعلیمی ماحول کے حوالے سے بھی پایا جاتا ہے۔ روایتی تعلیمی اداروں میں طلبہ ایک مشترکہ علمی اور سماجی ماحول میں تعلیم حاصل کرتے تھے جہاں مکالمہ، مباحثہ اور اجتماعی سرگرمیاں علمی ترقی کا ذریعہ بنتی تھیں۔ اس ماحول میں طلبہ کو سماجی اور اخلاقی اقدار سکھانے کا موقع بھی ملتا تھا۔ اس کے برعکس ڈیجیٹل تعلیم میں طلبہ اکثر انفرادی طور پر آن لائن مواد کے ذریعے سیکھتے ہیں جس کے باعث اجتماعی تعلیمی تجربہ محدود ہو سکتا ہے۔³⁵

تاہم یہ بھی حقیقت ہے کہ ڈیجیٹل تعلیمی ماڈل کے اپنے نمایاں فوائد ہیں۔ اس نظام نے علم کی رسائی کو غیر معمولی حد تک وسیع کر دیا ہے اور دنیا کے مختلف حصوں میں موجود طلبہ کو ایک ہی تعلیمی پلیٹ فارم پر جمع کر دیا ہے۔ آن لائن کورسز، ڈیجیٹل لائبریریز اور ویڈیو لیکچرز کے ذریعے تعلیم کے مواقع زیادہ وسیع اور قابل رسائی ہو گئے ہیں۔ اسی طرح ڈیجیٹل ذرائع نے تحقیق کے میدان میں بھی بڑی سہولت فراہم کی ہے کیونکہ محققین عالمی سطح پر دستیاب علمی مواد تک فوری رسائی حاصل کر سکتے ہیں۔

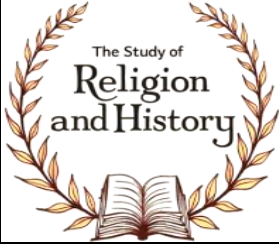
³¹ - George Makdisi, The Rise of Colleges: Institutions of Learning in Islam and the West (Edinburgh: Edinburgh University Press, 1981), 75.

³² - Franz Rosenthal, Knowledge Triumphant: The Concept of Knowledge in Medieval Islam (Leiden: Brill, 2007), 92.

³³ - Tony Bates, Teaching in a Digital Age: Guidelines for Designing Teaching and Learning (Vancouver: BCCampus, 2015), 134.

³⁴ - Syed Muhammad Naquib al-Attas, The Concept of Education in Islam (Kuala Lumpur: ISTAC, 1999), 23.

³⁵ - Diana Laurillard, Teaching as a Design Science: Building Pedagogical Patterns for Learning and Technology (New York: Routledge, 2012), 115.



THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4 No.1 2026

ISSN P : 3006-3329

ISSN E : 3006-3337

اس تقابلی جائزے سے واضح ہوتا ہے کہ روایتی اسلامی تعلیمی ماڈل اور جدید ڈیجیٹل ماڈل دونوں کی اپنی اپنی خصوصیات اور حدود ہیں۔ روایتی نظام انسانی تربیت، اخلاقی رہنمائی اور استاد و شاگرد کے گہرے تعلق کی وجہ سے زیادہ تربیتی اور شخصیتی اثر رکھتا ہے، جبکہ ڈیجیٹل نظام علم کی فراہمی، سہولت اور عالمی رسائی کے اعتبار سے زیادہ مؤثر ہے۔

لہذا عصر حاضر میں ایک متوازن تعلیمی نظام کی ضرورت محسوس ہوتی ہے جو ان دونوں ماڈلز کے مثبت پہلوؤں کو یکجا کر سکے۔ اگر ڈیجیٹل تعلیم کو روایتی اسلامی تعلیمی اصولوں، خصوصاً اخلاقی تربیت اور تزکیہ نفس کے تصور کے ساتھ ہم آہنگ کر دیا جائے تو ایک ایسا تعلیمی ماڈل تشکیل دیا جاسکتا ہے جو نہ صرف علمی ترقی کو فروغ دے بلکہ انسانی شخصیت کی ہمہ جہتی تعمیر میں بھی مؤثر کردار ادا کرے۔ یہی امتزاج مستقبل کے مسلم تعلیمی نظام کی کامیابی کی بنیاد بن سکتا ہے۔

ڈیجیٹل تعلیم میں اسلامی اصولوں کے انضمام کی ضرورت

عصر حاضر میں تعلیم کا نظام تیزی سے ڈیجیٹل ذرائع کی طرف منتقل ہو رہا ہے اور جدید ٹیکنالوجی تعلیمی سرگرمیوں کا ایک لازمی حصہ بن چکی ہے۔ آن لائن کلاسز، ڈیجیٹل لائبریریز، تعلیمی ایپلی کیشنز اور مختلف لرننگ مینجمنٹ سسٹمز نے تعلیم کے طریقہ کار کو زیادہ وسیع اور سہل بنادیا ہے۔ تاہم اس تیز رفتار تبدیلی کے ساتھ ایک اہم سوال یہ بھی سامنے آتا ہے کہ آیا یہ ڈیجیٹل تعلیمی نظام انسانی تربیت اور اخلاقی اقدار کے فروغ میں اسی طرح مؤثر ہے جس طرح روایتی تعلیمی نظام ہوا کرتا تھا۔ یہی وہ پہلو ہے جو ڈیجیٹل تعلیم میں اسلامی اصولوں کے انضمام کی ضرورت کو واضح کرتا ہے۔³⁶

اسلامی تصور تعلیم میں علم کو محض معلومات کے حصول تک محدود نہیں سمجھا جاتا بلکہ اسے انسان کی اخلاقی، روحانی اور سماجی تربیت کے ساتھ جوڑا جاتا ہے۔ اسلامی تعلیمی فلسفہ اس بات پر زور دیتا ہے کہ تعلیم کا مقصد ایک متوازن شخصیت کی تشکیل ہے جو علم کے ساتھ اخلاق، ذمہ داری اور تقویٰ کے شعور سے بھی آراستہ ہو۔ اس لیے اگر جدید ڈیجیٹل تعلیمی نظام کو اسلامی معاشروں میں مؤثر بنانا مقصود ہو تو ضروری ہے کہ اس میں ایسے اصول شامل کیے جائیں جو تعلیم کو محض تکنیکی یا معلوماتی عمل بننے سے بچا سکیں۔³⁷

ڈیجیٹل تعلیم میں اسلامی اصولوں کے انضمام کی ایک بنیادی ضرورت اخلاقی و تربیتی اقدار کا فروغ ہے۔ ڈیجیٹل ماحول میں طلبہ کو بے شمار معلومات تک رسائی حاصل ہوتی ہے، لیکن اس ماحول میں اخلاقی رہنمائی اور نگرانی کے مواقع نسبتاً محدود ہو سکتے ہیں۔ اس لیے ضروری ہے کہ آن لائن تعلیمی نظام میں ایسے مواد اور پروگرام شامل کیے جائیں جو طلبہ کی اخلاقی تربیت، سماجی ذمہ داری اور روحانی شعور کو فروغ دیں۔ اسلامی تعلیمات میں صدق، امانت، عدل اور احترام انسانیت جیسی اقدار کو بنیادی حیثیت حاصل ہے، اور ان اقدار کو جدید تعلیمی نظام کا حصہ بنانا نہایت ضروری ہے۔³⁸

اسی طرح ڈیجیٹل تعلیم میں نیت اور مقصد کے شعور کو بھی اہمیت دینا ضروری ہے۔ اسلامی تعلیم میں علم حاصل کرنے کا مقصد صرف پیشہ ورانہ کامیابی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور انسانی خدمت ہوتا ہے۔ اگر ڈیجیٹل تعلیم میں اس مقصدی شعور کو نظر انداز کر دیا جائے تو تعلیم محض ایک تکنیکی سرگرمی بن کر رہ جاتی ہے۔ اس لیے اسلامی اصولوں کے مطابق تعلیم کو ایک اخلاقی ذمہ داری اور امانت کے طور پر پیش کرنا ضروری ہے تاکہ طلبہ علم کو مثبت اور تعمیری مقاصد کے لیے استعمال کریں۔³⁹

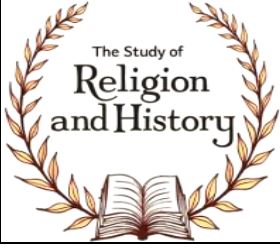
ڈیجیٹل تعلیم میں اسلامی اصولوں کے انضمام کا ایک اور اہم پہلو استاد کے کردار کی بحالی ہے۔ جدید آن لائن نظام میں اگرچہ ٹیکنالوجی تدریس کا بنیادی ذریعہ بن جاتی ہے، لیکن اسلامی تعلیم میں استاد کا کردار محض معلومات فراہم کرنے والے کا نہیں بلکہ مربی اور رہنما کا ہوتا ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ ڈیجیٹل تعلیمی نظام میں ایسے طریقے اختیار کیے جائیں جن کے ذریعے استاد طلبہ کے ساتھ فعال رابطہ قائم رکھ سکے اور انہیں علمی رہنمائی کے ساتھ اخلاقی تربیت بھی فراہم کر سکے۔

³⁶ - Tony Bates, Teaching in a Digital Age: Guidelines for Designing Teaching and Learning (Vancouver: BCCampus, 2015), 155.

³⁷ - Syed Muhammad Naquib al-Attas, The Concept of Education in Islam (Kuala Lumpur: ISTAC, 1999), 27.

³⁸ - عبد الرحمن النحلوی، أصول التربية الإسلامية وأساليبها (دمشق: دار الفكر، 2007)، 89.

³⁹ - ابو حامد الغزالی، إحياء علوم الدين (بيروت: دار المعرفة)، 1:68.



THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4 No.1 2026

ISSN P : 3006-3329

ISSN E : 3006-3337

اس کے علاوہ ڈیجیٹل تعلیم میں علم کے ذمہ دارانہ استعمال کو بھی فروغ دینا ضروری ہے۔ انٹرنیٹ پر موجود معلومات کی کثرت کے باعث بعض اوقات علمی دیانت اور تحقیق کے اصولوں کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ اسلامی تعلیم میں صداقت، دیانت اور امانت کو بنیادی اقدار قرار دیا گیا ہے، اس لیے ضروری ہے کہ طلبہ کو ڈیجیٹل ذرائع کے استعمال میں علمی دیانت داری اور اخلاقی ذمہ داری کا شعور دیا جائے۔ اس طرح ڈیجیٹل تعلیم نہ صرف علمی ترقی کا ذریعہ بنے گی بلکہ اخلاقی تربیت میں بھی معاون ثابت ہو سکے گی۔

اسی طرح جدید تعلیمی مباحث میں یہ تصور بھی سامنے آیا ہے کہ ٹیکنالوجی کو تعلیم کا مقصد نہیں بلکہ تعلیم کا ذریعہ سمجھا جانا چاہیے۔ اسلامی تعلیم کے تناظر میں بھی یہی اصول قابل قبول ہے، کیونکہ تعلیم کا اصل مقصد انسان کی فکری اور اخلاقی تربیت ہے۔ اگر ٹیکنالوجی کو اس مقصد کے تابع کر دیا جائے تو ڈیجیٹل تعلیم ایک مؤثر اور متوازن تعلیمی نظام کی صورت اختیار کر سکتی ہے۔

ان تمام پہلوؤں سے یہ واضح ہوتا ہے کہ ڈیجیٹل تعلیم اور اسلامی اصولوں کے درمیان کوئی بنیادی تضاد نہیں ہے، بلکہ ان دونوں کے درمیان ایک تعمیری تعلق قائم کیا جاسکتا ہے۔ جدید ٹیکنالوجی علم کے فروغ اور تعلیمی سہولت کے لیے ایک مؤثر ذریعہ ہے، جبکہ اسلامی تعلیم اس علم کو اخلاقی اور روحانی سمت فراہم کرتی ہے۔ اگر ان دونوں کو باہم مربوط کر دیا جائے تو ایک ایسا تعلیمی ماڈل تشکیل دیا جاسکتا ہے جو جدید تقاضوں کو پورا کرنے کے ساتھ انسانی شخصیت کی حقیقی تعمیر بھی کر سکے۔

لہذا مسلم معاشروں کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ ڈیجیٹل تعلیم کے فروغ کے ساتھ ساتھ اسلامی تعلیمی اصولوں کو بھی اپنی تعلیمی پالیسیوں اور نصاب کا حصہ بنائیں۔ اس طرح ایک ایسا متوازن تعلیمی نظام وجود میں آسکتا ہے جو علمی ترقی، اخلاقی تربیت اور روحانی بیداری کو یکجا کر سکے۔ یہی امتزاج مستقبل کے اسلامی تعلیمی نظام کی کامیابی اور مؤثریت کی بنیاد بن سکتا ہے۔

معاصر مسلم معاشروں کے لیے عملی جہات

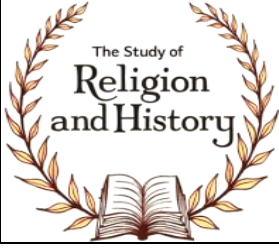
عصر حاضر میں جب ڈیجیٹل ٹیکنالوجی تعلیمی نظام کا ایک لازمی حصہ بن چکی ہے تو مسلم معاشروں کے لیے یہ ضروری ہو گیا ہے کہ وہ اس نئی تعلیمی صورت حال کو صرف تکنیکی تبدیلی کے طور پر نہ دیکھیں بلکہ اسے ایک فکری اور تربیتی چیلنج کے طور پر بھی سمجھیں۔ جدید ڈیجیٹل تعلیم علم کی ترسیل کو آسان اور وسیع بناتی ہے، لیکن اس کے ساتھ یہ سوال بھی پیدا ہوتا ہے کہ اسلامی معاشروں میں اس تعلیمی نظام کو کس طرح اس انداز میں اختیار کیا جائے کہ علمی ترقی کے ساتھ اخلاقی اور روحانی تربیت بھی برقرار رہے۔ اسی تناظر میں معاصر مسلم معاشروں کے لیے چند عملی جہات اور حکمت عملیوں پر غور کرنا ضروری ہے۔⁴⁰

سب سے پہلی عملی جہت ڈیجیٹل تعلیمی نصاب کی تشکیل ہے۔ جدید تعلیمی اداروں میں آن لائن کورسز اور ڈیجیٹل مواد تیزی سے شامل کیا جا رہا ہے، لیکن اکثر یہ مواد صرف معلومات اور مہارتوں تک محدود ہوتا ہے۔ مسلم معاشروں میں ضروری ہے کہ ڈیجیٹل نصاب کی تیاری کے دوران اسلامی اقدار اور اخلاقی اصولوں کو بھی شامل کیا جائے۔ اس طرح طلبہ کو نہ صرف علمی معلومات حاصل ہوں گی بلکہ وہ اخلاقی اور سماجی ذمہ داریوں کے شعور سے بھی آشنا ہوں گے۔ اسلامی تعلیمی فکر کے مطابق علم کا مقصد انسانی شخصیت کی ہمہ جہتی ترقی ہے، اس لیے نصاب میں اس پہلو کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔⁴¹

دوسری اہم عملی جہت اساتذہ کی جدید تربیت ہے۔ ڈیجیٹل تعلیم کے مؤثر استعمال کے لیے اساتذہ کو نہ صرف ٹیکنالوجی کے استعمال کی مہارت حاصل ہونی چاہیے بلکہ انہیں اس بات کا شعور بھی ہونا چاہیے کہ وہ آن لائن ماحول میں طلبہ کی علمی اور اخلاقی رہنمائی کس طرح کر سکتے ہیں۔ اسلامی تعلیمی روایت میں استاد کو مربی کا درجہ حاصل ہے،

⁴⁰ - Neil Selwyn, Education and Technology: Key Issues and Debates (London: Bloomsbury Academic, 2016), 131.

⁴¹ - Syed Muhammad Naquib al-Attas, The Concept of Education in Islam (Kuala Lumpur: ISTAC, 1999), 32.



THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4 No.1 2026

ISSN P : 3006-3329

ISSN E : 3006-3337

اس لیے جدید تعلیمی نظام میں بھی اساتذہ کو ایسا کردار ادا کرنا چاہیے جو طلبہ کی شخصیت سازی میں مددگار ہو۔ اس مقصد کے لیے اساتذہ کی پیشہ ورانہ تربیت میں ٹیکنالوجی کے ساتھ اخلاقی اور تربیتی اصولوں کو بھی شامل کرنا ضروری ہے۔⁴²

ایک اور اہم عملی پہلو ڈیجیٹل تعلیمی پلیٹ فارمز کا اصلاحی استعمال ہے۔ انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا کے ذریعے تعلیم کے بے شمار ذرائع دستیاب ہیں، لیکن ان کا مؤثر استعمال اس بات پر منحصر ہے کہ تعلیمی ادارے اور علمی حلقے ان وسائل کو کس طرح استعمال کرتے ہیں۔ مسلم معاشروں میں ضروری ہے کہ ایسے آن لائن پلیٹ فارمز اور تعلیمی مواد تیار کیے جائیں جو قرآن، حدیث، اسلامی تاریخ اور اخلاقیات کے موضوعات کو جدید اسلوب میں پیش کریں۔ اس طرح جدید ٹیکنالوجی کو دینی اور اخلاقی تعلیم کے فروغ کے لیے ایک مؤثر ذریعہ بنایا جاسکتا ہے۔

اسی طرح ڈیجیٹل اخلاقیات (Digital Ethics) کی تعلیم بھی ایک اہم ضرورت ہے۔ جدید تعلیمی ماحول میں طلبہ انٹرنیٹ اور ڈیجیٹل ذرائع کا کثرت سے استعمال کرتے ہیں، جس کے نتیجے میں بعض اخلاقی مسائل بھی سامنے آتے ہیں جیسے نقل (Plagiarism)، غیر مستند معلومات کا استعمال یا سوشل میڈیا کا غیر ذمہ دارانہ استعمال۔ اسلامی تعلیم میں صداقت، امانت اور ذمہ داری کو بنیادی اخلاقی اصول قرار دیا گیا ہے، اس لیے ضروری ہے کہ طلبہ کو ڈیجیٹل ذرائع کے استعمال میں بھی انہی اصولوں کی پابندی کا شعور دیا جائے۔⁴³

مزید برآں، معاصر مسلم معاشروں کے لیے روایتی اور ڈیجیٹل تعلیم کے امتزاج پر مبنی ایک متوازن تعلیمی ماڈل کی تشکیل بھی اہم ہے۔ صرف ڈیجیٹل تعلیم پر انحصار کرنے کے بجائے اسے روایتی تدریس اور تربیتی ماحول کے ساتھ مربوط کیا جانا چاہیے۔ اس طریقے کو بعض ماہرین تعلیم Hybrid Learning یا Blended Learning سے تعبیر کرتے ہیں، جس میں آن لائن اور بالمشافہ تعلیم دونوں کے فوائد سے استفادہ کیا جاتا ہے۔ اس ماڈل کے ذریعے علمی سہولت اور انسانی تربیت دونوں کو یکجا کیا جاسکتا ہے۔⁴⁴

اسی طرح مسلم معاشروں میں تعلیمی اداروں، جامعات اور مدارس کے درمیان تعاون کو بھی فروغ دینا ضروری ہے تاکہ جدید ٹیکنالوجی اور اسلامی تعلیمی روایت کے درمیان ایک مؤثر ربط قائم ہو سکے۔ اگر دینی اور عصری تعلیمی ادارے مل کر ایسے تعلیمی منصوبے تشکیل دیں جو جدید تقاضوں اور اسلامی اصولوں دونوں کو مد نظر رکھیں تو ایک ایسا تعلیمی نظام وجود میں آسکتا ہے جو علمی ترقی اور اخلاقی تربیت دونوں میں مؤثر ہو۔

ان تمام عملی جہات سے یہ واضح ہوتا ہے کہ ڈیجیٹل تعلیم کو اسلامی معاشروں میں صرف ایک تکنیکی ضرورت کے طور پر نہیں بلکہ ایک فکری اور تربیتی موقع کے طور پر بھی دیکھا جانا چاہیے۔ اگر اس نظام کو اسلامی اصولوں اور اخلاقی اقدار کے ساتھ ہم آہنگ کر دیا جائے تو جدید ٹیکنالوجی علم کے فروغ، اخلاقی تربیت اور معاشرتی اصلاح کے لیے ایک مؤثر ذریعہ بن سکتی ہے۔ اس طرح معاصر مسلم معاشرے ایک ایسا تعلیمی ماڈل تشکیل دے سکتے ہیں جو جدید تقاضوں کے ساتھ اپنی تہذیبی اور دینی شناخت کو بھی محفوظ رکھ سکے۔

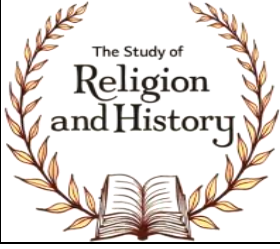
نتائج تحقیق

اس تحقیقی مطالعہ میں ڈیجیٹل تعلیم کے فروغ اور اسلامی تصور تعلیم و تزکیہ کے باہمی تعلق کا جائزہ لیا گیا۔ مختلف پہلوؤں کے تجزیے سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ عصر حاضر میں تعلیم کا نظام تیزی سے ڈیجیٹل ذرائع کی طرف منتقل ہو رہا ہے اور جدید ٹیکنالوجی نے علم کی ترسیل، تحقیق اور تدریس کے طریقوں میں نمایاں تبدیلیاں پیدا کر دی ہیں۔ آن لائن پلیٹ فارمز، ڈیجیٹل لائبریریز اور ورنل کلاس رومز نے تعلیم کو زیادہ وسیع اور قابل رسائی بنا دیا ہے، جس کے نتیجے میں دنیا کے مختلف حصوں میں موجود طلبہ کو یکساں تعلیمی مواقع حاصل ہو رہے ہیں۔

⁴² - Tony Bates, Teaching in a Digital Age: Guidelines for Designing Teaching and Learning (Vancouver: BCcampus, 2015), 178.

⁴³ - عبد الرحمن النحلای، أصول التربية الإسلامية وأساليبها (دمشق: دار الفكر، 2007)، 112.

⁴⁴ - Diana Laurillard, Teaching as a Design Science: Building Pedagogical Patterns for Learning and Technology (New York: Routledge, 2012), 149.



THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4 No.1 2026

ISSN P : 3006-3329

ISSN E : 3006-3337

تحقیق سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ڈیجیٹل تعلیم نے علمی مواد تک رسائی کو نہایت آسان بنا دیا ہے اور اس کے ذریعے طلبہ اور محققین عالمی سطح پر موجود علمی وسائل سے استفادہ کر سکتے ہیں۔ اس کے نتیجے میں تعلیمی سرگرمیوں کی رفتار میں اضافہ ہوا ہے اور تحقیق کے میدان میں نئے امکانات پیدا ہوئے ہیں۔ اسی طرح ڈیجیٹل ٹیکنالوجی نے تدریسی وسائل میں تنوع پیدا کیا ہے، جس سے سیکھنے کے عمل کو زیادہ مؤثر اور دلچسپ بنایا جاسکتا ہے۔

تاہم اس تحقیق سے یہ حقیقت بھی سامنے آئی کہ ڈیجیٹل تعلیمی نظام بعض تربیتی اور اخلاقی چیلنجز کو بھی جنم دیتا ہے۔ آن لائن ماحول میں استاد اور شاگرد کے درمیان براہ راست تعامل کم ہو جاتا ہے جس کے باعث وہ تربیتی تعلق کمزور پڑ سکتا ہے جو روایتی تعلیمی نظام کا ایک اہم حصہ تھا۔ اسی طرح ڈیجیٹل ماحول میں معلومات کی کثرت اور غیر مستند مواد کی موجودگی بعض اوقات طلبہ کے لیے فکری الجھن کا سبب بھی بن سکتی ہے۔ اس لیے جدید تعلیمی نظام میں رہنمائی، نگرانی اور اخلاقی تربیت کی اہمیت مزید بڑھ جاتی ہے۔

تحقیق کے دوران اسلامی تصور تعلیم کا مطالعہ یہ ظاہر کرتا ہے کہ اسلام میں تعلیم کا مقصد صرف معلومات فراہم کرنا نہیں بلکہ انسان کی ہمہ جہتی تربیت اور اس کے باطن کی اصلاح ہے۔ اسلامی تعلیم علم، عمل اور اخلاق کے باہمی ربط پر زور دیتی ہے اور تزکیہ نفس کو تعلیمی عمل کا ایک بنیادی مقصد قرار دیتی ہے۔ اسی وجہ سے اسلامی تعلیمی روایت میں استاد کو محض معلم نہیں بلکہ مربی اور رہنما کا درجہ حاصل ہوتا ہے جو طلبہ کی علمی ترقی کے ساتھ ان کی اخلاقی اور روحانی تربیت پر بھی توجہ دیتا ہے۔

اس تحقیق کے تجزیے سے یہ نتیجہ بھی سامنے آتا ہے کہ روایتی اسلامی تعلیمی ماڈل اور جدید ڈیجیٹل تعلیمی نظام کے درمیان بنیادی فرق ان کے طریقہ تدریس اور تربیتی ماحول میں پایا جاتا ہے۔ روایتی نظام انسانی تعامل، اخلاقی تربیت اور استاد و شاگرد کے گہرے تعلق پر مبنی تھا، جبکہ ڈیجیٹل نظام زیادہ تر تکنیکی ذرائع اور آن لائن پلیٹ فارمز کے ذریعے علم کی ترسیل پر انحصار کرتا ہے۔ اس کے باوجود یہ دونوں نظام ایک دوسرے کے متبادل ہونے کے بجائے ایک دوسرے کے معاون بن سکتے ہیں۔

مزید یہ کہ تحقیق سے یہ حقیقت بھی واضح ہوتی ہے کہ ڈیجیٹل تعلیم اور اسلامی تصور تعلیم کے درمیان کوئی بنیادی تضاد موجود نہیں ہے۔ جدید ٹیکنالوجی علم کے فروغ اور تعلیمی سہولت کے لیے ایک مؤثر ذریعہ فراہم کرتی ہے، جبکہ اسلامی تعلیم اس علم کو اخلاقی اور روحانی سمت فراہم کرتی ہے۔ اگر ڈیجیٹل تعلیمی نظام کو اسلامی اصولوں کے ساتھ ہم آہنگ کر دیا جائے تو ایک ایسا متوازن تعلیمی ماڈل تشکیل دیا جاسکتا ہے جو علمی ترقی کے ساتھ انسانی شخصیت کی اخلاقی اور روحانی تعمیر میں بھی مؤثر کردار ادا کرے۔ اسی تناظر میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ عصر حاضر میں مسلم معاشروں کے لیے سب سے اہم چیلنج یہ ہے کہ وہ جدید ڈیجیٹل تعلیمی نظام کو اپنی تہذیبی اور دینی اقدار کے ساتھ ہم آہنگ کریں۔ اگر تعلیم کے میدان میں ٹیکنالوجی کو مقصد کے بجائے ایک ذریعہ سمجھ کر استعمال کیا جائے اور اس کے ساتھ اخلاقی و تربیتی اصولوں کو بھی شامل کیا جائے تو ایک ایسا تعلیمی ماحول تشکیل دیا جاسکتا ہے جو جدید تقاضوں کو پورا کرنے کے ساتھ انسانی شخصیت کی حقیقی تعمیر میں بھی معاون ثابت ہو۔

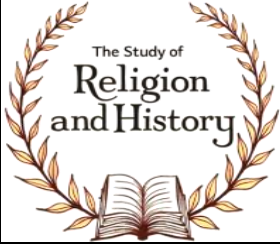
ان نتائج کی روشنی میں یہ واضح ہوتا ہے کہ ڈیجیٹل تعلیم مستقبل کے تعلیمی نظام کا ایک اہم حصہ رہے گی، لیکن اس کی حقیقی افادیت اسی وقت ممکن ہے جب اسے ایسے تعلیمی اصولوں کے ساتھ مربوط کیا جائے جو علم کے ساتھ اخلاق، ذمہ داری اور روحانی شعور کو بھی فروغ دیں۔ اس طرح ایک ایسا جامع اور متوازن تعلیمی نظام وجود میں آ سکتا ہے جو نہ صرف علمی ترقی بلکہ انسانی فلاح اور معاشرتی اصلاح کے لیے بھی مؤثر ثابت ہو۔

سفارشات

تحقیق کے نتائج کی روشنی میں یہ واضح ہوتا ہے کہ ڈیجیٹل تعلیم کے فروغ اور اسلامی تصور تعلیم و تزکیہ کے درمیان ہم آہنگی پیدا کرنا نہایت ضروری ہے تاکہ تعلیم صرف معلومات تک محدود نہ رہے بلکہ انسانی شخصیت کی ہمہ جہتی تربیت بھی ممکن ہو۔ اس تناظر میں چند عملی سفارشات پیش کی جاسکتی ہیں:

1- ڈیجیٹل نصاب میں اسلامی اصولوں کا انضمام: تعلیمی نصاب تیار کرتے وقت اسلامی اقدار اور اخلاقی تربیت کو نصاب کا حصہ بنایا جائے۔ یہ نصاب طلبہ کو علمی معلومات کے ساتھ اخلاقی اور روحانی شعور بھی فراہم کرے تاکہ وہ علمی ترقی کے ساتھ معاشرتی ذمہ داریوں اور اخلاقی تقاضوں سے بھی آگاہ رہیں۔

2- اساتذہ کی تربیت اور صلاحیت میں اضافہ: اساتذہ کو نہ صرف جدید ٹیکنالوجی کے استعمال کی تربیت دی جائے بلکہ انہیں طلبہ کی اخلاقی اور روحانی رہنمائی کے لیے بھی تیار کیا جائے۔ اساتذہ کو مربی کا کردار دیتے ہوئے تربیتی ماڈلز تیار کیے جائیں جو طلبہ کی شخصیت سازی میں مؤثر ثابت ہوں۔



THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4 No.1 2026

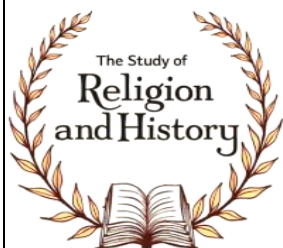
ISSN P : 3006-3329

ISSN E : 3006-3337

- 3- اخلاقی تربیت کے لیے ڈیجیٹل پروگرامز : آن لائن تعلیمی پلیٹ فارمز اور کورسز میں اخلاقی اور تربیتی مواد کو شامل کیا جائے۔ طلبہ کو اخلاقی ذمہ داری، صداقت، امانت اور تحقیق کے اصولوں کے بارے میں آگاہ کیا جائے تاکہ وہ علم کو تعمیری اور مثبت مقصد کے لیے استعمال کریں۔
- 4- روایتی اور ڈیجیٹل تعلیم کا امتزاج : جدید ڈیجیٹل نظام کو روایتی تعلیمی ماڈلز کے ساتھ مربوط کیا جائے تاکہ علم کی فراہمی کے ساتھ ساتھ تربیت، اخلاقیات اور استاد و شاگرد کا گہرا تعلق بھی برقرار رہے۔ Blended Learning یا Hybrid Learning کے ماڈل کو فروغ دیا جائے جو دونوں دنیا کے فوائد کو یکجا کرے۔
- 5- ڈیجیٹل ذرائع کا ذمہ دارانہ استعمال : طلبہ کو انٹرنیٹ اور دیگر ڈیجیٹل وسائل کے مؤثر اور ذمہ دارانہ استعمال کے بارے میں تربیت دی جائے تاکہ وہ علمی دیانت، درست تحقیق اور معلومات کے اخلاقی استعمال کے اصولوں سے واقف ہوں۔
- 6- معاشرتی اور ثقافتی ہم آہنگی : ڈیجیٹل تعلیمی نظام کو مسلم معاشرتی اقدار کے مطابق ڈیزائن کیا جائے تاکہ تعلیم جدید ہو لیکن ثقافتی اور دینی شناخت بھی محفوظ رہے۔ اس سے طلبہ اپنے معاشرتی اور دینی پس منظر کے ساتھ تعلیم حاصل کر سکیں گے۔
- 7- مسلسل جائزہ اور بہتری : تعلیمی اداروں کو چاہیے کہ وہ ڈیجیٹل تعلیم کے نظام کی موثریت اور اس کے اسلامی اصولوں کے ساتھ ہم آہنگی کو مسلسل جانچتے رہیں اور اس کے مطابق نصاب، اساتذہ کی تربیت اور تربیتی پروگراموں میں بہتری لائیں۔
- یہ سفارشات اس بات کی ضمانت دیتی ہیں کہ ڈیجیٹل تعلیم صرف معلومات تک محدود نہیں رہے گی بلکہ ایک متوازن اور ہمہ جہتی تعلیمی نظام کے طور پر اسلامی اصولوں اور اخلاقی تربیت کے ساتھ مربوط رہے گی۔ اس طرح نہ صرف علمی ترقی بلکہ انسانی فلاح اور معاشرتی بہتری کو بھی فروغ دیا جاسکتا ہے، اور مستقبل کے مسلم معاشروں کے لیے ایک مضبوط اور مستحکم تعلیمی بنیاد قائم ہو سکتی ہے۔

حوالہ جات:

1. Tony Bates, *Teaching in a Digital Age: Guidelines for Designing Teaching and Learning* (Vancouver: BCcampus, 2015), 45.
2. Mark Nichols, *E-Learning in Context* (London: Routledge, 2008), 27.
3. القرآن، سورة الجمعہ 62:2۔
4. Michael Moore and Greg Kearsley, *Distance Education: A Systems View of Online Learning* (Boston: Wadsworth, 2011), 97.
5. Gary E. Miller, *Leading the E-Learning Transformation of Higher Education* (Sterling: Stylus Publishing, 2014), 41.
6. William Horton, *E-Learning by Design* (San Francisco: Pfeiffer, 2012), 8.
7. Diana Laurillard, *Teaching as a Design Science: Building Pedagogical Patterns for Learning and Technology* (New York: Routledge, 2012), 54.
8. John Seely Brown and Richard P. Adler, "Minds on Fire: Open Education, the Long Tail, and Learning 2.0," *Educause Review* 43, no. 1 (2008): 18.
9. Neil Selwyn, *Education and Technology: Key Issues and Debates* (London: Bloomsbury Academic, 2016), 57.
10. Franz Rosenthal, *Knowledge Triumphant: The Concept of Knowledge in Medieval Islam* (Leiden: Brill, 2007), 12.
11. القرآن، سورة العلق 96:1۔
12. بیروت: دار المعرفۃ، (1:16) ابو حامد الغزالی، *إحياء علوم الدین*۔
13. القرآن، سورة البقرہ 129:2۔



THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4 No.1 2026

ISSN P : 3006-3329

ISSN E : 3006-3337

14. Syed Muhammad Naquib al-Attas, *The Concept of Education in Islam* (Kuala Lumpur: ISTAC, 1999), 15.
15. محمد بن اسماعيل البخاري، صحيح البخاري، كتاب بدء الوحي، حديث: 1 -.
16. George Makdisi, *The Rise of Colleges: Institutions of Learning in Islam and the West* (Edinburgh: Edinburgh University Press, 1981), 75.
17. القرآن، سورة الجمعة: 2:62 -.
18. بيروت: دار المعرفة، (1:55-). ابو حامد الغزالي، إحياء علوم الدين.
19. بيروت: دار المعرفة، (1:62-). ابو حامد الغزالي، إحياء علوم الدين.
20. Franz Rosenthal, *Knowledge Triumphant: The Concept of Knowledge in Medieval Islam* (Leiden: Brill, 2007), 58.
21. دمشق: دار الفكر، (2007، 89-). عبد الرحمن النحلوي، أصول التربية الإسلامية وأساليبها.